سبق ۱۳ — جاوید کے نام

شاعر کا تعارف:

علامہ محمد اقبالؒ (۱۸۷۷ء-۱۹۳۸ء)

علامہ اقبالؒ سیال کوٹ میں، جو سرزمینِ پنجاب کا ہمیشہ سے ہی ایک مردم خیز خطہ رہا ہے، پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی شیخ نور محمد بڑے پرہیز گار اور عبادت گزار شخص تھے اور اُن کی والدہ محترمہ امام بی بی بھی بڑی خلیق، نیک سیرت اور زاہدہ و عابدہ خاتون تھیں جن کا زیادہ وقت یا تو بچیوں کو تعلیم دینے یا پھر عبادت و ریاضت میں گزرتا تھا۔ نیکوکار والدین سے تربیت پانے کے ساتھ ساتھ ابتدائی تعلیم سید میر حسن کی معروف درس گاہ سے حاصل کی۔ علامہ اقبالؒ اپنے مقام و مرتبہ کو ہمیشہ انھی کا فیض و ثمر سمجھتے تھے۔

علامہ اقبالؒ نے ایف اے مرے کالج سیال کوٹ جب کہ بی اے اور ایم اے (فلسفہ) کے امتحانات گورنمنٹ کالج لاہور سے پاس کیے۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ پڑھانے کے لیے انھیں نامور فلسفہ دان پروفیسر تھامس آرنلڈ مل گئے جنھوں نے فلسفہ کے ساتھ ان کا فطری میلان دیکھ کر اس قدرتی جوہر کو اور بھی چمکا دیا۔ پروفیسر تھامس آرنلڈ اپنے احباب میں اقبال کی تعریف کرتے ہوئے کہا کرتے تھے: ''ایسا شاگرد استاد کو محقق اور محقق کو محقق تر بنا دیتا ہے۔''

بعد ازاں اقبال ۱۹۰۵ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک یورپ میں مقیم رہے جہاں اُنھوں نے لندن سے بار ایٹ لا اور جرمنی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

وطن واپس آ کر آپ لاہور ہائی کورٹ میں وکالت بھی کرتے رہے مگر آپ کا اصل میدان شاعری تھا۔ ''انجمن حمایتِ اسلام'' کے جلسوں میں علامہ اقبالؒ کے نام سے رونق آ جاتی تھی۔ آپ مسلمانوں کے زوال پر بے حد غم ناک اور انھیں دوبارہ بامِ عروج پر دیکھنے کے آرزو مند تھے۔ چناں چہ اُنھوں نے اسی بنا پر اپنی شاعری کے ذریعے خوابِ غفلت میں سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار کیا اور اُنھیں ساحلِ امید و یقین کی طرف رواں دواں کیا۔ مسلمان نوجوانوں میں مردِ مومن اور شاہین جیسی اصطلاحات اور علامات کے ذریعے نئی روح پھونکنے کی کوشش کی۔ انھوں نے نہ صرف تصورِ پاکستان پیش کیا بلکہ اس سلسلے میں قائداعظمؒ کو بہت مفید عملی مشورے بھی دیے۔

شاملِ کتاب نظم ''جاوید کے نام'' ہر چند اُنھوں نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو مخاطب ہو کر کہی ہے لیکن در اصل اس نظم میں وہ ہر مسلم نوجوان سے مخاطب ہیں۔

''بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم اور ارمغانِ حجاز'' (نصف حصہ) اُن کے اُردو شعری مجموعوں کے نام ہیں جو ''کلیاتِ اقبالؒ'' کی صورت میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔

مرکزی خیال

خدا کے عشق میں ڈوب کر انسان دُنیا کی بے ثباتی کا راز حاصل کرتا ہے اور اس کے اندر وہ صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ لالہ و گل کی خاموش زبان بھی سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ شاعر اپنی مشرقی تہذیب اور علمی اقدار پر انحصار کرنے کو کہتے ہیں کہ اپنی خودی کی حفاظت کرتے ہوئے غریبی میں رہ کر اپنا نام اور مقام پیدا کرو۔

www.ilmkidunya.com

خلاصہ

''جاوید کے نام''، نظم میں علامہ اقبالؒ بظاہر اپنے بیٹے جاوید اقبال سے مخاطب ہیں مگر وہ تمام باتیں جو اس نظم میں کہی گئی ہیں دراصل وہ پیغام عالمِ مسلمان نوجوانوں کے لیے ہے۔ اقبالؒ مسلمان نوجوانوں کو اپنے کام سے عشق، فلسفے کی سمجھ بوجھ اور محنت کی سچائی سے نیا زمانہ اور نئے صبح وشام پیدا کرنے کی ترغیب دی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فطرت کے رازوں اور مزاج کو سمجھ کر نوجوان اپنے اس مقصد جس کے لیے اللہ نے اسے اپنا خلیفہ بنا کر دنیا میں بھیجا اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ علامہ یہ پیغام دیتے ہیں کہ نوجوانو! تمھیں یورپ کی ناپائیدار تہذیب سے اپنے دامن اور افکار کو بچا کر رکھنا ہے۔ یورپ کے فلسفے اور فکر سے متاثر ہونے کی بجائے اپنے مشرق کے علم اور فلسفے کی تہذیب کو اپنا کر اپنی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ علامہ خود کو انگور کی بیل کی وہ شاخ بتاتے ہیں جس پر پھل کے خوشے لٹکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میری شاعری بھی انگوروں کی طرح اپنی تہذیب کے رَس سے بھری ہوئی ہے۔ لہٰذا اس شاعری سے رہ نمائی حاصل کرو اور اپنا مقصدِ حیات پالو۔ اپنی خودی کو کسی بھی قیمت پر نہ بیچنا بلکہ اپنی غریبی میں رہ کر اپنا نام کمانا کہ غلط راستے پر چل کر حاصل کرنے والا نام عزت اور شہرت ایک نہ ایک دن مٹی میں مل جاتی ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دیارِ عشق	عشق کی دنیا	صبح وشام	دن رات
فطرت شناس	قدرت کو سمجھنے والا	لالہ وگل	ٹیولپ کے پھول
گرانِ فرنگ	یورپ یعنی انگریز اور یہودی قوم	مینا وجام	صراحی و پیالہ یعنی تہذیب وتمدن
شاخِ تاک	انگور کی بیل کی ٹہنی	مئے لالہ فام	خالص سُرخ شراب
طریق	طرزِ عمل	خودی	ضمیر کا زندہ ہونا
سفالِ ہند	ہندوستانی مٹی کے برتن	امیری	بادشاہی، اقتدار

اشعار کی تشریح

ضروری نوٹ: دوسری گول میز کانفرنس کا زمانہ تھا اور علامہ اقبالؒ گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئے ہوئے تھے۔ جاوید اقبال ان کے فرزند اُن دنوں کم سِن تھے۔ اُنھوں نے علامہ اقبالؒ کو پہلا خط لکھا جس میں گراموفون لانے کی فرمائش کی۔ اقبالؒ بیٹے کے لیے گراموفون تو نہ لا سکے البتہ نظم ان کے لیے لکھی جس میں تمام عالمِ اسلام کے نوجوانوں کے لیے خودی کا پیغام ہے۔

شعر 1:

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر

تشریح: اس شعر میں علامہ اقبالؒ اپنے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے دراصل سب نوجوانوں کو کہتے ہیں کہ اے جاوید! تُو عشق کی دنیا میں یعنی خدا سے عشق میں کھو کر اپنا مقام پیدا کر۔ دراصل اقبالؒ کہنا چاہ رہے ہیں کہ جب انسان خدا سے محبت کی انتہا کو پہنچ جائے تو پھر اس راز کو پالیتا ہے جس سے انسان کو دنیا میں اس کے آنے کا مقصد پتہ چلتا ہے۔ علامہ کہتے ہیں کہ جب تو خود کو جان لے گا تب ہی اللہ کے احکامات کے فلسفے پر عمل کرتے ہوئے زمانے میں نئی تبدیلیاں رونما ہوں گی۔ اس وقت تم نئی صبحیں اور نئی شامیں پیدا کر کے باطل کا دھارا حق کی طرف موڑ دو گے۔ لہٰذا اپنے آپ کو پہچاننا بہت ضروری ہے۔

www.ilmkidunya.com

شعر2:

خدا اگر دلِ فطرت شناس دے تجھ کو
سکوتِ لالہ و گُل سے کلام پیدا کر

تشریح: اس شعر میں علامہ اقبال کہتے ہیں کہ اگر خدا تجھے فطرت کو پہچاننے والا دل عطا کرے تو اس حساس دل میں قدرت کے سب راز سمجھ میں آجائیں گے۔ علامہ کہتے ہیں کہ اگر تو فطرت کے پاس بیٹھ کر کچھ دیر خاموشی سے گزارے تو لالہ و گُل کی خاموشی بھی تجھ سے باتیں کرتی ہوئی سنائی دے گی۔ دراصل شاعر کہنا چاہتے ہیں کہ خدا کی بنائی ہوئی ہر چیز اپنے ربّ کی صناعی میں ہمہ وقت مصروف رہتی ہے۔ پودے اور پھول جو بول نہیں سکتے وہ بھی قدرت کے راز جانتے ہیں لٰہذا تم بھی غور و فکر کرو گے تو اپنے ربّ کے نائب ہونے کا راز حاصل کرلو گے تو دنیا کا دھارا موڑنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ فطرت کے مظاہر کو سمجھنے سے ہی انسان خود کی شناخت کے قابل ہوتا ہے۔

شعر3:

اُٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے احساں
سفالِ ہند سے مینا و جام پیدا کر

تشریح: اے میرے بیٹے! یہاں پھر علامہ پورے عالمِ نوجوانان سے خطاب کرتے ہوئے بیٹے کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں کہ تُو یورپ کی تہذیب کے شیشہ گروں یعنی دانشورانِ مغرب سے سبق نہ لو۔ ان کے احسان کا بوجھ اپنے ناتواں کندھوں پر نہ ڈالو کیوں کہ اپنی تہذیب کے امانت دار تم ہی ہو۔ اپنے وطن ہندوستان کی مٹی، اس کی تہذیب اور اپنے اسلاف کے علم کی روایات کی پاس داری بھی تمھاری ذمہ داری ہے۔ یورپ کی تہذیب سونے کی طرح چمک دار ضرور ہے مگر پائیدار نہیں لٰہذا اُسے اختیار کرنے سے گریز کرو۔ اپنے وطن کے طور طریقے، اپنی رسمیں، اپنی روایات کی ہر چیز اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قوانین کے عین مطابق ہے تم اس سے محبت اور وابستگی پیدا کرو۔ اپنے ہی وطن کی مٹی سے پیالہ اور صراحی بناؤ یعنی اپنے علم، روایات اور تہذیب و تمدن سے روشنی حاصل کرو۔

شعر4:

مَیں شاخِ تاک ہوں میری غزل ہے میرا ثمر
مرے ثمر سے مئے لالہ فام پیدا کر

تشریح: اس شعر میں علامہ اپنے آپ کو انگور کی بیل سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس طرح انگور کی بیل پر لگے ہوئے پھل سے رَس کشید کر کے پینے کے لیے مدہوش کر دینے والی خالص سرخ شراب پیدا کی جاتی ہے۔ اسی طرح مَیں انگور کی شاخ ہوں اور اس میں لگا ہوا پھل میری شاعری ہے۔ میری شاعری میں پوشیدہ میرے پیغام کو کشید کر کے اُسے نچوڑ کر اپنے لیے ایسی سرخ شراب پیدا کرلے جو تجھے تیرے دنیا پر آنے کے مقصد سے آگاہ کردے۔ علامہ پیغام دیتے ہیں کہ مَیں نے اپنی شاعری میں جن حقیقتوں کو آشکار کیا ہے۔ اگر تُو اس فلسفے سے فائدہ اُٹھالے تو تیری زندگی میں ولولہ پیدا ہو جائے گا۔ تُو اس مذہبی، سیاسی اور جمہوری شعور کو حاصل کرلے گا جو تیرے آباؤ اجداد کی میراث ہے۔ اس طرح تُو حق کی راہ پر چلنے کا پابند ہو جائے گا۔

شعر5:

مرا طریق امیری نہیں فقیری ہے
خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

تشریح: اس شعر میں علامہ اپنے اسلاف کی شناخت اور علم پر فخریہ انداز میں کہتے ہیں کہ میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے۔ علامہ اپنے بیٹے جاوید سے مخاطب ہین کہ اگر انسان اپنی غریبی یعنی اپنی چادر کے اندر رہتے ہوئے اپنے پاؤں پھیلائے اور سادگی کو زندگی کا مقصد بنالے تو اس میں بھی وہ اپنا نام بنالے گا۔ دراصل علامہ کہنا چاہتے ہیں کہ اکثر اوقات انسان شہرت اور نام بنانے کے لیے غلط راستے اختیار کرلیتا ہے جس کے لیے اپنی خودی تک کو بیچ دیتا ہے۔ اس کے بدلے میں اسے دولت، عزت اور شہرت سب مل جاتی ہے۔ اس شعر میں علامہ نصیحت کرتے ہیں کہ اگر انسان سچائی اور ایمان داری کا راستہ اختیار کرلے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنی غریبی میں نام پیدا نہ کر سکے۔ ایک سچا اور ایمان دار آدمی ضمیر فروشی کی بجائے غریبی میں نام پیدا کر سکتا ہے۔ محنت لگن کا جذبہ دوسروں کی بلیک میلنگ سے بچ کر اپنی دُنیا آپ پیدا کرنے کا نام ہے۔

www.ilmkidunya.com

مشق

۱۔ نظم ”جاوید کے نام“ کے متن کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

(الف) خدا اگر ____ فطرت شناس دے تجھ کو

(ب) سکوتِ لالہ و گُل سے ____ پیدا کر

(ج) سِفالِ ہند سے ____ پیدا کر

(د) مرا طریق امیری نہیں ____ ہے

(ہ) مَیں ____ میری غزل ہے میرا ثمر

جواب

(الف)	دل	(ب)	کلام	(ج)	میناوجام	(د)	فقیری	(ہ)	شاخِ تاک

۲۔ نظم ”جاوید کے نام“ کے متن کو مدِنظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) ”نئے صبح وشام“ پیدا کرنے سے علامہ اقبالؒ کی کیا مراد ہے؟

جواب: ”نئے صبح وشام“ پیدا کرنے سے علامہ اقبالؒ کی مراد ہے کہ جب انسان خود کو پہچان لے گا تو پھر اللہ کے پیغام کو بھی جان لے گا۔ تب مسلمانوں میں ایسی قوت پیدا ہو جائے گی کہ وہ باطل کے خلاف لڑ کر دُنیا میں نئے زمانے اور نئی صبحیں پیدا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

(ب) سِفالِ ہند سے میناوجام پیدا کرنے سے علامہ اقبالؒ کیا مفہوم مراد لیتے ہیں؟

جواب: یہاں علامہ اقبالؒ نے میناوجام کو استعارے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اصل میں وہ مغرب کے فلسفے اور تہذیب کی بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تم نے شراب کے جام کا مزہ اُٹھانا ہی ہے تو مشرق کی مٹی سے بنے ہوئے پیالوں میں جام بھر کر پیو۔ اُن کا پوشیدہ پیغام دراصل اپنے وطن اور اپنی تہذیب کے اُصولوں پر چلو اور دُنیا میں نام پیدا کرو۔

(ج) شاخِ تاک کیا ہے اور اس ثمر سے علامہ اقبالؒ کیا پیدا کرنا چاہتے ہیں؟

جواب: شاخِ تاک دراصل انگور کی وہ شاخ ہے جو انگوروں کے خوشوں سے لدی ہوتی ہے جس کے رَس کو کشید کر کے سرخ شراب تیار کی جاتی ہے۔ اس شاخِ تاک کو علامہ نے پھر استعارے کے طور پر استعمال کیا ہے کہ وہ انگور کی شاخ ہیں اور اُن کی شاعری اس پر لگا ہوا پھل۔ یعنی اُنھوں نے اپنی شاعری میں جو اسرار و رموز بیان کیے ہیں اُنھیں سمجھ کر اُن سے اپنے اندر مذہبی، ملّی، سیاسی اور جمہوری شعور پیدا کرو۔

(د) سکوتِ لالہ وگُل سے کلام پیدا کرنے سے علامہ اقبالؒ کی کیا مراد ہے؟

جواب: سکوتِ لالہ وگُل سے کلام پیدا کرنے کا مطلب ہے کہ جب انسان کو اللہ فطرت شناس دل عطا کرتا ہے تو وہ فطرت کے پاس تنہائی میں بیٹھ کر غور و فکر کرے تو اسے پودوں اور پھولوں کی خاموشی بھی سنائی دیتی ہے کہ بے زبان ہو کر بھی وہ ہمہ وقت اپنے خالق کی عظمت و بڑائی کے گیت گاتے رہتے ہیں۔

(ہ) علامہ اقبالؒ نے اپنے طریق کو فقیری کیوں کہا ہے؟

جواب: علامہ نے اپنے طریق کو فقیری اس لیے کہا ہے کہ جب وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے جرمنی گئے اور لندن بھی تشریف لے گئے تو اُنھوں نے مشاہدہ کیا کہ لوگ جھوٹی عزت و شہرت پانے کے لیے اپنی خودی کو داؤ پر لگا دیتے ہیں اور بِک جاتے ہیں۔ علامہ کہتے ہیں کہ انسان کو اگر اللہ پر

www.ilmkidunya.com

بھروسہ ہو تو اپنی غریبی میں بھی رہ کر وہ مقام حاصل کر لیتا ہے جس کے لیے لوگ غلط راستہ اپنا کر جلد منصب پر جا پہنچتے ہیں۔ مگر جھوٹ پر مبنی طاقت اور اقتدار نے ایک نہ ایک دن ڈھ ہی جانا ہوتا ہے۔

۳۔ اِعراب لگا کر درست تلفظ واضح کریں۔

صبح وشام دل فطرت شناس شاخ تاک سفال ہند مینا و جام شیشہ گران فرنگ

جواب: صُبح وشَام دلِ فِطرت شَناس شَاخِ تاک سِفالِ ہند مِینا و جَام شِیشہ گرانِ فرنگ

خط نگاری:

خط ایک تحریری ملاقات ہے اس لیے خط کو "نصف ملاقات" بھی کہتے ہیں۔ خط لکھتے وقت درج ذیل امور کو پیش نظر رکھیں:

خط کے آغاز میں پیشانی پر تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) لکھیں۔

خط لکھتے وقت یوں سمجھیں کہ آپ جسے خط لکھ رہے ہیں، وہ آپ کے رُوبرو بیٹھا ہے اور اس کے بڑے چھوٹے ہونے کا لحاظ رکھتے ہوئے بات کریں۔

آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں الفاظ کی بچت کرتے ہوئے مختصر طور پر لکھیں اور صرف مطلب کی باتیں لکھیں تاکہ پڑھنے والے کا وقت ضائع نہ ہو۔

خط میں مقامِ روانگی، تاریخ، القاب و آداب اور نفسِ مضمون ملحوظ رکھتے ہوئے خط کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

۴۔ ان ہدایات کی روشنی میں دوست کے نام گرمیوں کی چھٹیاں اپنے یہاں گزارنے کی دعوت کے حوالے سے ایک خط لکھیں۔

جواب:

اسلام آباد

25 فروری 2025

میرے پیارے دوست مجتبیٰ

السلام علیکم! مزاج بخیر۔ ہماری گرمیوں کی چھٹیاں جون کے پہلے ہفتے سے شروع ہو رہی ہیں۔ تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ اس مرتبہ چھٹیاں میرے پاس اسلام آباد میں گزارو گے۔ ہم خوب سیر و تفریح کریں گے۔ مارگلہ کی پہاڑیوں پر بھی جائیں گے اور دو چار دن مری کی سیر بھی کریں گے۔ میں تمہارے آنے کا شدت سے انتظار کروں گا۔ اور ہاں! مجھے انکار نہیں سُننا۔

تمہارا دوست

عمران بابر

۵۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
دل	فطرت شناس
سکوت	لالہ وگل
شیشہ گران	فرنگ
سفال	ہند

www.ilmkidunya.com

کالم (الف)	کالم (ب)
شاخ	لالہ فام
مئے	غریبی
فقیری	تاک

جواب:

کالم (الف)	کالم (ب)
دل	
سکوت	لالہ وگل
شیشہ گران	
سفال	
شاخ	
مئے	لالہ فام
فقیری	

سرگرمیاں:

- "بالِ جبریل" میں "جاوید کے نام" ہی سے ایک اور نظم بھی موجود ہے۔ طلبہ اس نظم کو اپنی کاپی میں لکھیں اور شاملِ کتاب نظم سے اس کا موازنہ کریں۔
- شاملِ کتاب نظم بہ عنوان "جاوید کے نام" کو تمام طلبہ چارٹ کی صورت میں خوش خط لکھیں۔ جس کا چارٹ اوّل آئے، اُسے جماعت کے کمرے میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔

اشاراتِ تدریس:

۱۔ اساتذہ طلبہ کو نظم "جاوید کے نام" کے قوافی اور ردیف کی نشان دہی کرائیں۔

۲۔ اساتذہ "بالِ جبریل" میں موجود نظم "ایک نوجوان کے نام" بھی کلاس میں پڑھ کر سنائیں اور طلبہ کو آگاہ کریں کہ اس نظم میں بھی نوجوانوں کو خودی کا درس دیا گیا ہے۔

۳۔ اساتذہ علامہ اقبالؒ کے اسلوبِ بیان پر روشنی ڈالتے ہوئے بتائیں کہ علامہ اقبالؒ کو ملتِ اسلامیہ کے نوجوانوں سے بڑی اُمیدیں وابستہ تھیں۔

اضافی معروضی سوالات

(1) دیارِ عشق میں اپنا مقام ________ کر:

(الف) کھویا (ب) پیدا ✓ (ج) ڈھونڈا (د) دلا

(2) اس نظم میں قافیہ ہے:

(الف) مقام (ب) شام (ج) انجان (د) پیدا کر ✓

www.ilmkidunya.com

(3) ______ نہ بیچ فقیری میں نام پیدا کر:

(الف) قیمت (ب) سوچ (ج) خودی (د) انا ✓

(4) سفالِ ہند سے ______ پیدا کر:

(الف) مینا و جام (ب) اپنا نام (ج) سہانا خیال ✓ (د) اپنا امام

(5) شاخِ تاک کہتے ہیں:

(الف) آم کی شاخ کو ✓ (ب) جامن کی شاخ کو (ج) انگور کی شاخ کو (د) امرود کی شاخ کو

(6) لالہ و گل کی خاموشی سنائی دیتی ہے:

(الف) پتھر دل کو (ب) چھوٹے دل کو (ج) کالے دل کو (د) گداز دل کو ✓

(7) ہمیں انحصار کرنا چاہیے اپنی:

(الف) شکل و صورت پر (ب) مشرقی تہذیب پر ✓ (ج) فرنگی تہذیب پر (د) جھوٹی تسلی پر

(8) علامہ اقبالؒ کو فخر ہے شناخت اور علم پر اپنے:

(الف) دوستوں کی (ب) جوانوں کی (ج) اسلاف کی ✓ (د) دنیاداری کی

(9) علامہ اقبالؒ کی نصیحت ہے کہ احسان نہ اُٹھاؤ:

(الف) کسی کے (ب) مسلمانوں کے (ج) پڑوسیوں کے (د) فرنگیوں کے ✓

(10) اگر دل فطرت شناس ہو تو وہ حاصل کر لیتا ہے:

(الف) دشمنوں کا راز (ب) ارتقا کا راز (ج) کائنات کا راز ✓ (د) شاعری کا راز

(11) اے نوجوانو! تم ہی امانت دار ہو اپنی:

(الف) شکست کے (ب) جیت کے (ج) ہار کے (د) تہذیب کے ✓

(12) کامیابی حاصل ہوتی ہے صرف ______ کے رستے پر چل کر:

(الف) مفاہمت (ب) مزاحمت (ج) مخاطمت (د) صداقت ✓

جواب

(1)	(ب)	(2)	(د)	(3)	(ج)	(4)	(الف)	(5)	(ج)	(6)	(د)
(7)	(ب)	(8)	(ج)	(9)	(د)	(10)	(ج)	(11)	(د)	(12)	(د)

www.ilmkidunya.com

اضافی مختصر سوالات

(1) علامہ اقبال کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟

جواب: علامہ اقبال کے والد کا نام شیخ نور محمد اور والدہ محترمہ کا نام امام بی بی تھا۔

(2) علامہ اقبال کے والدین کس طرح کی شخصیات تھیں؟

جواب: علامہ اقبال کے والد بہت پرہیز گار اور عبادت گزار انسان تھے۔ والدہ محترمہ امام بی بی بھی بہت خلیق، نیک سیرت خاتون تھیں جو عبادت و ریاضت میں اپنا وقت گزارتیں۔

(3) کیا علامہ اقبال کا مقام و مرتبہ ان کی اپنی محنت کا نتیجہ تھا؟

جواب: نہیں! علامہ اقبال کے نزدیک وہ اپنے مقام و مرتبہ کو ہمیشہ اپنے والدین کے فیض کا ثمر سمجھتے تھے۔

(4) علامہ اقبال نے ایف اے اور بی اے کہاں سے کیا؟

جواب: علامہ اقبال نے مرے کالج سیالکوٹ سے ایف اے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا۔

(5) گورنمنٹ کالج لاہور میں علامہ اقبال نے فلسفہ کس استاد سے پڑھا؟

جواب: گورنمنٹ کالج لاہور میں علامہ اقبال نے فلسفہ پروفیسر تھامس آرنلڈ سے پڑھا۔

(6) پروفیسر آرنلڈ علامہ اقبال کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟

جواب: وہ فرماتے تھے کہ ''اقبال جیسا شاگرد استاد کو محقق اور محقق کو محقق تر بنا دیتا ہے''۔

(7) علامہ اقبال نے لندن اور جرمنی سے کون سی ڈگریاں حاصل کیں؟

جواب: لندن سے علامہ اقبال نے بار ایٹ لا اور جرمنی سے فلسفے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

(8) ''جاوید کے نام'' نظم انھوں نے کس سے مخاطب ہو کر کہی؟

جواب: یہ نظم اُنھوں نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو مخاطب کر کے کہی مگر اس میں چھپا پیغام دراصل ہر مسلمان نوجوان چاہے وہ دنیا کے جس بھی خطے میں ہو اس کے لیے ہے۔

(9) دیارِ عشق سے کیا مراد ہے؟

جواب: دیارِ عشق کے لفظی معنی ہیں عشق کی سرزمین۔ اقبال کا پیغام چوں کہ کائناتی ہے۔ وہ سب مسلمان نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے نوجوانو! تم عشق اللہ کی دنیا میں اپنا مقام اور مرتبہ پیدا کرو۔

(10) ''نیا زمانہ اور نئے صبح و شام'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: علامہ کے نزدیک فرسودہ روایات کو ترک کر کے نئی دنیا پیدا کرنے کا مطلب ہے کہ جس طرح حضور ﷺ نے آنے کے بعد جہالت کا اندھیرا مٹا دیا اور نئے صبح و شام پیدا کیے۔ اسی طرح آج کا نوجوان بھی آپؐ کے راستے پر چل کر انقلاب برپا کر سکتا ہے۔

(11) شیشہ گرانِ فرنگ کے احسان سے کیا مراد ہے؟

جواب: شیشہ گرانِ فرنگ اقبال نے شیشے بنانے والے انگریز قوم کو کہا ہے۔ دراصل علامہ کہتے ہیں کہ یورپی تہذیب کا احسان مت اُٹھاؤ۔

www.ilmkidunya.com

(12) سفالِ ہند سے علامہ اقبال کی کیا مراد ہے؟

جواب: سفالِ ہند کے لفظی معنی ہیں ہندوستان کی مٹی سے بنے ہوئے برتن۔ لیکن یہاں اقبال کی مراد ہے کہ اپنے مشرقی تہذیب وروایات کو اپنانا از حد ضروری ہے۔

(13) شاخِ تاک کس کو کہتے ہیں؟

جواب: انگور کی بیل میں وہ شاخ جس پر رسیلے انگوروں کے گچھے ہوں اُسے شاخِ تاک کہتے ہیں۔

(14) مئے لالئہ فام کسے کہتے ہیں؟

جواب: مئے لالئہ فام اس خالص سُرخ شراب کو کہتے ہیں جو رسیلے انگوروں کو کشید کر کے بنائی جاتی ہے۔

(15) امیری اور فقیری میں کیا فرق ہے؟

جواب: دولت مندی، بادشاہی اور اقتدار کی طاقت کو اور اختیار کی قوت کو امیری کہتے ہیں۔ جب کہ فقیر کا لفظی مطلب ہے درویش، غریبی، مُفلسی، ناداری وغیرہ۔ اس میں اقبال نفس کشی اور قناعت کو فقیری کہتے ہیں۔

(16) اس نظم میں لالہ وگل سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس نظم میں لالہ وہ گل سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ خوبصورت فطرت۔ لالہ وگل فارسی زبان کا لفظ ہے یہ گہرے سرخ رنگ کا پھول ہے۔ گل کا مطلب قدرت کے بے شمار رنگا رنگ پھول۔

(17) اقبال نے غریبی میں کیسے نام پیدا کرنے کو کہا؟

جواب: اقبال نے کہا کہ اپنی خودی کو کسی بھی قیمت پر مت بیچو۔ اپنی عزت کو قائم رکھو خواہ تمہیں مُفلسی میں ہی کیوں نہ رہنا پڑے اور اپنے نفس کو مارنا پڑے۔

(18) علامہ اقبال کے مجموعے بانگِ درا میں کس کے لیے نظمیں لکھیں؟

جواب: بانگِ درا میں علامہ اقبال نے بچوں کے لیے نظمیں لکھیں۔

(19) ''جاوید کے نام'' نظم علامہ اقبال کے کس مجموعے میں شامل ہے؟

جواب: یہ نظم علامہ اقبال کے مجموعے ''بانگِ درا'' میں شامل ہے۔

(20) اس نظم میں دلِ فطرت شناس کس کو کہا گیا ہے؟

جواب: علامہ اقبال نے دلِ فطرت شناس ایک ایسے نرم گداز دل کو کہا ہے جس میں محبت کا جذبہ موجزن ہو اور وہ فطرت کی خاموشیاں بھی سمجھ سکے۔

(21) علامہ اقبال نے مغربی تہذیب پر کس طرح تنقید کی ہے؟

جواب: علامہ اقبال نے مغربی تہذیب کو کھوکھلا اور دکھاوے پر مبنی کہا ہے۔ اقبال اسلام اور رسولؐ کے عاشق ہیں۔ ان کے خیال میں مغرب عارضی چمک دمک رکھتا ہے۔

(22) علامہ اقبال نے اپنے بیٹے کو کس طریق کی تاکید کی؟

جواب: علامہ اقبال نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو فقیری کے طریق کو اپنانے کی تاکید کی۔

www.ilmkidunya.com